عرفان شریعت
کامل سہ حصص
مؤلفہ مجدد مایتہ حاضرہ حضرت شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ
سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ
ڈجکوٹ روڈ
لائل پور
NATIONAL BLOCK CALCUTTA

۱

مَنْ یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ

الحمد للہ

کہ مجموعہ مبارکہ جامع مسائل ضروریہ حاوی احکام شرعیہ معدن نکات لطیفہ

مخزن اسرار عجیبہ

یعنی

بعض فتاوے حضور پرنور اعلحضرت مجدد مأتہ حاضرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

مسمّٰی بہ

عرفان شریعت

حصہ اول و دوم و سوم

جنکو مولوی محمد عرفان علی صاحب قادری رضوی بیسلپوری نے جمع کیا

الناشر: سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ ضلع لائلپور

قیمت ۲/۵۰

ادب وشعور والحمد للہ العزیز الغفور واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

سوال ۴۷: کیا امامت میں شرعاً وراثت جاری ہے کہ امام مرجائے تو اسکے بعد اسی کی اولاد یا خاندان سے امام ہونا ضرور ہے غیر شخص امام ہو تو ان کے حق میں دست اندازی ہو۔

الجواب: امامت میں وراثت جاری نہیں ورنہ سہام فرائض پر تقسیم ہو اور بحکم آیہ کریمہ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین دوہرا حصہ بیٹوں کو ملے اور اکہرا بیٹیوں کو اور بحکم آیہ کریمہ فلھن الثمن مما ترکتم ان کان لکم ولد آٹھویں دن کی امامت بی بی کو ملے بلکہ پیٹ کے بچے بھی امامت کا حصہ پائیں کہ شرعاً وارث تو وہ بھی ہیں۔ عورات واطفال کا اصلاً اہل امامت نہ ہونا ہی دلیل واضح ہے کہ امامت میں وراثت نہیں کہ وراثت خاندانی اسی شئے میں جاری ہو سکتی ہے جو ہر وارث کو پہنچ سکے بلکہ سب کو معاً پہنچنا لازم اور امامت میں تعدد محال تو کس بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ امام کے بعد اس کے وارثوں ہی میں امامت ضرور ہے یہ صریح جہل مبین ہے۔ ردالمحتار میں ہے واعتقادھم ان خوز الاب لابنہ لایفید لما فیہ من تغییر حکم الشرع واعطاء الوظائف من تدریس وامامۃ وغیرھا الی غیر مستحقھا وکذلک اعتقادھم ان الارشد اذا فوض فی مرض موتہ لمن اراد ھم لان مختار الارشد رشد فھو باطل لان الرشد صفۃ قائمۃ بالرشید لا تحصل بمجرد اختیار غیرہ لہ کما لا یصیر الجاھل عالماً بمجرد اختیار الغیر لہ فی وظیفۃ التدریس وکل ھذہ امور ناشئۃ عن الجھل واتباع العادۃ المخالفۃ لصریح الحق بمجرد تحکم العقل المختل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اھ ملخصاً۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۴۸: امامت اصل حق علمائے دین کا ہے یا جاہلوں کا۔

الجواب: امامت اصل حق حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے کہ نبی اپنی امت کا امام ہوتا ہے قال اللہ تعالیٰ انی جاعلک للناس اماما اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو نبی الانبیاء وامام الائمہ ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم اور ہر عاقل جانتا ہے کہ جہاں اصل تشریف فرما نہ ہو وہاں اسکا نائب ہی قائم ہوگا نہ کہ غیر اور تمام مسلمان آگاہ ہیں کہ علمائے دین ہی نائبان حضور سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں نہ کہ جہال تو امامت خاص حق علماء ہے جس میں جہال کو ان سے منازعت کا اصلاً حق نہیں۔ ولہذا علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ احق بالامامۃ اعلم قوم ہے تنویر الابصار و در مختار وغیرہما

ہیں ہے۔ الاحق بالامامۃ تقدیما بل نصبا مجمع الانہر الاعلم باحکام الصلوٰۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۴۹: اگر امامت کے لئے شرعاً احق و الیق علما ہیں تو جو لوگ عالم دین صالح متدین جامع جمعہ شرائط امامت کے ہوتے ہوئے جاہلوں کو امام بنائیں یا بنانا چاہیں یا اسمیں کوشش کریں انپر شرعاً الزام ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب: بیشک جو عالم دین کے مقابل جاہلوں کو امام بنانے میں کوشش کرے وہ شریعت مطہرہ کا مخالف اور اللہ و رسول اور مسلمانوں سب کا خائن ہے حاکم و عقیلی و طبرانی و ابن عدی و خطیب بغدادی نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من استعمل رجلا من عصابۃ وفیھم من ھو ارضی للہ منہ فقد خان اللہ ورسولہ والمؤمنین جو کسی جماعت سے ایک شخص کو کام پر مقرر کرے اور ان میں وہ موجود ہو جو اللہ عزوجل کو اس سے زیادہ پسندیدہ ہے بیشک اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں سب کی خیانت کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال ۵۰: اگر یہ لوگ اپنے اوپر عالم دین کی ترجیح دفع کرنے کو حدیث و مسئلہ تجوز الصلوٰۃ خلف کل بر و فاجر پیش کریں تو ان کا یہ استدلال صحیح ہے یا باطل بینوا توجروا۔

الجواب: زمانہ خلفائے خلافت میں سلاطین خود امامت کرتے اور حضور عالم ماکان و مایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ ان میں فساق و فجار بھی ہوں گے کہ ستکون علیکم امراء یؤخرون الصلاۃ عن وقتھا اور معلوم تھا کہ اہل اصلاح کے قلوب ان کے اقتدا سے نفرت کریں گے اور معلوم تھا ان سے اختلاف آتش فتنہ کو مشتعل کرنے والا ہوگا اور دفع فتنہ دفع اقتدائے فاسق سے اہم و اعظم تھا قال اللہ تعالیٰ والفتنۃ اشد من القتل لہذا دروازہ فتنہ بند کرنے کے لئے ارشاد ہوا کہ صلوا خلف کل بر و فاجر یہ اسی باب سے ہے کہ من ابتلی ببلیتین اختار اھونھما اور فقہا کا قول تجوز الصلوٰۃ خلف کل بر و فاجر اسی معنی پر ہے جو اوپر گذرے کہ نماز فاسق کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے اگرچہ غیر معلن کے پیچھے مکروہ تنزیہی اور معلن کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے مگر ان مدعیوں کے لئے اسی حدیث و مسئلہ فقہ میں کوئی حجت و سند نہیں نفس جواز و صحت سے مساوات کیونکر نکلی کہ منافی ترجیح ہو اللہ عزوجل فرماتا ہے ام نجعل المتقین کالفجار یہی فقہا تصریح فرماتے ہیں کہ امامت کا احق اعلم قوم ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ۔ پھر جواز بھی غیر نماز جمعہ و عیدین و کسوف میں ہے۔ ان نمازوں کی شرط تو وہ تنگ ہے کہ بے امامت عامہ بمعنی مذکور کسی صالح متقی کے پیچھے بھی نہیں ہو سکتیں کما نقدم بیانہ پھر عجب تناقض ہے کہ اپنا استحقاق جتانے کے لئے تو امامت خاص